



سوال

(75) دوران نماز رکعت کی تعداد میں شک پڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر دوران نماز تعداد رکعات کے متعلق شک پڑ جائے تو کیا کرنا چاہیے، اس کے متعلق کتاب و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دوران نماز تعداد رکعات کے متعلق شک پڑنے کی صورت میں کچھ تفصیل ہے۔ اگر نمازی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اپنے ذہن پر زور ڈال کر درستگی کی کوشش کرے، اسے شرعی اصطلاح میں تحریمی کہتے ہیں، پھر اپنی مستحکم رائے پر نماز کی بنیاد رکھتے ہوئے اسے پورا کرے اور سلام پھرنے کے بعد سو کے دو سجدے کرے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۴۰۱]

اگر کوئی مستحکم رائے نہ قائم کر سکے تو یقین پر بنیاد رکھے جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو دوران نماز شک پڑ جائے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں تین یا چار، تو ایسی صورت میں شک کو نظر انداز کر کے جس پر یقین ہو اس پر نماز کی بنیاد رکھے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے سو کے دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی چھٹی رکعت کے قائم مقام ہوں گے اور اگر وہ پہلے ہی نماز پوری پڑھ چکا ہے تو یہ سجدے شیطان کی ذلت اور رسوائی کا باعث ہوں گے۔“ [صحیح مسلم، المساجد: ۵۷۱]

اس کی مزید وضاحت ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی یا دو تو وہ اپنی نماز کو ایک رکعت ہی قرار دے اور اگر اسے علم نہ ہو کہ اس نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین تو وہ اپنی نماز کو دو رکعت ہی بنا لے اور اگر اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ تین ہی شمار کرے جب وہ نماز سے فراغت کے قریب ہو تو سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے ہی سو کے دو سجدے کرے۔“ [مسند امام احمد، ص: ۱۹۰، ج ۱]

دوران نماز شک پڑنے کی صورت میں دیا عرب کے نامور عالم دین شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو معاملات میں تردد کو شک کہتے ہیں۔ تین حالات میں شک کو کوئی حیثیت نہ دی جائے۔

اگر دوران نماز محض وہم پیدا ہو جس کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی جیسا کہ وسوسہ وغیرہ ہوتا ہے۔



جب نمازی کو بکثرت وہم میں پڑ جانے کی بیماری ہو کہ جب بھی نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ وہم کا شکار ہو جائے۔

نماز سے فراغت کے بعد شک پڑ جائے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی جائے۔

ان تین حالات کے علاوہ اگر دوران نماز شک پڑ جائے تو وہ قابل اعتبار ہوگا اور اس کی دو حالتیں ممکن ہیں :

1- نمازی کا رجحان ایک طرف ہے، اس صورت میں اپنے رجحان کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی نماز کو پورا کرے اور سلام پھیر دے، مثلاً: ایک نمازی کو نماز ظہر پڑھتے ہوئے شک پڑا کہ اس کی دوسری رکعت ہے یا تیسری، لیکن رجحان تیسری رکعت کی طرف ہے تو اسے تیسری رکعت قرار دے کر اپنی نماز پوری کرے، یعنی ایک رکعت مزید پڑھے اور سلام پھیر دے۔ اس کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۰۱ میں ہے۔

2- اگر نمازی کا رجحان کسی جانب نہیں ہے تو وہ شک کو نظر انداز کر کے یقین پر بنیاد رکھے اور یقین سے مراد اس کی کم رکعات ہیں، پھر نماز مکمل کر کے سلام سے قبل سہو کے دو سجدے ادا کرے اور سلام پھیر دے، مثلاً: ایک نمازی کو نماز عصر پڑھتے ہوئے شک گزرا کہ اس کی دوسری رکعت ہے یا تیسری اور اس کا رجحان بھی کسی طرف نہیں ہے تو کم رکعات پر بنیاد رکھے جو یقینی ہیں، یعنی اسے دوسری رکعت قرار دے کر پہلا تشهد پڑھے، اس کے بعد مزید دو رکعت پڑھے، پھر سلام سے قبل سہو کے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے۔ جیسا کہ (صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۵۷۱ میں ہے، سجد السہو، ص ۸۰۷) اس بنا پر نماز میں شک پڑنے کی صورت درج بالا تفصیل کے مطابق عمل کیا جائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 119